سوال

(329) عیدین کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ عیدین کی نماز کا وقت کس وقت سے کس وقت تک ہے۔ بعض علماء نیزے کی قید سے صرف، یا ۸بجے تک جائز رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زوال تک عیدین کا وقت ہے کون سا قول ٹھیک ہے؟ اگر، یا ۸بجے کے پیچھے نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھے یا اپنی الگ جماعت کرائے کہ یہ امام تو دیر سے نماز پڑھاتا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ھُوَالْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ وَالصَّوَابِ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ صورت مرقومہ بالا کا جواب ہے کہ اس ملک راجپوتانہ میں جنوری مہینہ میں آفتاب ساڑھے سات (۱/۲۔۷) بجے نکلتا ہے اور آخری ماہ میں آج کل سات بج کر بیس منٹ پر نکلتا ہے تو جس گروہ علماء نے سات بجے تک وقت رکھا ہے ان کے نزدیک تو نماز عیدین کی بالکل جاڑوں میں نہیں ہو سکتی۔ یہ ان کی عقل مندی کی نشانی ہے اور ان کے علم کا ناپ و تول ہے اور حدیث عمرو بن عبسہ میں ایک نیزہ کا اور دو نیزہ کا بھی ذکر آچکا ہے تو اس صورت میں بھی آٹھ بجے تک وقت ہی دشوار ہے اور گرمی کے موسم میں پانچ بجے آفتاب نکلتا ہے تو تین گھنٹہ تک عیدین کا وقت ان علماء کے نزدیک رہتا ہے۔ یہ دین محمدی نہیں بلکہ انگریزی دین ہے۔ دین محمدی تمام ملکوں میں تمام موسموں میں وقتوں میں ایک ہے۔ حدیث عمرو بن عبسہ کے یہ الفاظ ہیں۔

اِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَاقْصُرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَطْلُعُ الشَّمْسُ فَاِذَا اطَّلَعَتْ فَلَا تُصَلِّ حَتّٰی تَرْفَعَ فَاِنَّھَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطٰنٍ وَحِیْنَئِذٍ یَّسْجُدُ لَھَا الْکُفَّارُ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ قِیْدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَیْنِ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْھُوْدَۃٌ وَّمَحْضُوْرَۃٌ

آخر حدیث تک۔

یہ حدیث شریف صاف ہے کہ مجرد آفتاب کے نکلنے سے نماز درست نہیں جب تک ایک یا دو نیزے نہیں نکل چکے اس کے بعد اس کو نماز پڑھنی چاہیے۔ تو اس حدیث کے لحاظ سے آٹھ بجے تک جاڑوں میں وقت نہیں داخل ہوتا۔

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّیْثِیَّ مَاکَانَ یَقْرَاُ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَاُ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رواہ مالک فی الموطا

اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ کی قرآت دونوں رکعتوں عیدین میں سو آیت تھیں تو اسی حساب سے جب آفتاب جاڑوں میں ساڑھے سات بجے نکلے اور دو نیزے باہر آنے کے بعد نماز شروع کرے اور سو آیت دونوں رکعتوں میں پڑھے اور مطابق سنت کے رکوع سجدہ کرے اور بارہ تکبیریں کہے۔ تو کسی صورت میں آٹھ بجے سے پہلے نماز ختم نہیں کر

سکتا۔

معلوم نہیں مولوی صاحبان نے کیا سمجھ کر یہ فتویٰ دیا ہے۔ کیا نماز کو بھی انگریزی بنانے والے ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب مقرر کیا ہے۔

بَابٌ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَآءُ مَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا عِيْدُنَا يَآ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَاَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ يَوْمَ الْعِيْدِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (مجمع الزوائد)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ اصلی مقصد خطبہ سے نصیحت کا کرنا ہے مجرد رسم ادا کرنا نہیں تو جس جگہ سے خطیب کی آواز تمام لوگوں تک پہنچے وہاں پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ اگر ایسی جگہ خطبہ پڑھا ہے کہ تمام کو آواز نہیں پہنچی تو جن کو آواز پہنچی تو ان کو وہاں جا کر پھر خطبہ سناوے۔ کوئی روایت ہم کو آج تک نظر نہیں آئی۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ جس جگہ امام نے نماز پڑھی ہے اس جگہ پر خطبہ پڑھے جب کہ شریعت سے جگہ مقرر نہیں تو اپنے قیاس سے کیوں قیاس کی بنیاد ڈال کر شریعت میں نیا رستہ قائم کرے۔ شریعت پوری ہو چکی ہے اسی قدر بہت ہے زیادہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

(فقط راقم عبد الحکیم نصیر آبادی، فتاویٰ ستاریہ جلد اول ص ۲۰)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 156۔157

محدث فتویٰ